بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ماہنامہ **اخبار احمدیہ** جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 04۔ماہ ہجرت 1394 ہجری شمسی بمطابق مئی 2015ء

قرآن کریم

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِھِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا ؕ

یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کوخلیفہ بنایا اوران کے لئے ان کے دین کو، جواس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اوران کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔وہ میری عبادت کریں گے۔میرے ساتھ کسی کوشریک نہیں ٹھہرائیں گے۔اور جواس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جونافرمان ہیں۔

(ترجمہ از۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا

’’جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ کوئی عذر۔اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا‘‘

(مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظهور الفتن)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’پس یہ حقیر خیال خدا تعالیٰ کی نسبت تجویز کرنا کہ اس کوصرف اس امت کے تیس برس کا ہی فکر تھا اور پھران کو ہمیشہ کے لئے ضلالت میں چھوڑ دیا اور وہ نور جو قدیم سے انبیاء سابقین کی امت میں خلافت کے آئینہ میں وہ دکھلاتا رہا اس امت کے لئے دکھلانا اس کومنظور نہ ہوا۔کیا عقل سلیم خدائے رحیم وکریم کی نسبت ان باتوں کو تجویز کرے گی ہرگز نہیں۔اور پھر یہ آیت خلافت ائمہ پر گواہ ناطق ہے۔ وَلَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ (الانبیاء:۱۰۶) کیونکہ یہ آیت صاف صاف پکار رہی ہے کہ اسلامی خلافت دائمی ہے اس لئے کہ یرثھا کا لفظ دوام کو چاہتا ہے۔وجہ یہ کہ اگر آخری نوبت فاسقوں کی ہو تو زمین کے وارث وہی قرار پائیں گے نہ کہ صالح اور سب کا وارث وہی ہوتا ہے جو سب کے بعد ہو۔

پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں خدا تعالیٰ نے ایک مثال کے طور پر سمجھا دیا تھا کہ میں اسی طور پر اس امت میں خلیفے پیدا کرتا رہوں گا جیسے موسیٰ کے بعد خلیفے پیدا کئے تو دیکھنا چاہیئے تھا کہ موسیٰ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا۔کیا اس نے صرف تیس برس تک خلیفے بھیجے یا چودہ سو برس تک اس سلسلہ کولمبا کیا۔پھر جس حالت میں خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے نبی ﷺ پر حضرت موسی علیہ السلام سے کہیں زیادہ تھا چنانچہ اس نے خود فرمایا وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا (النساء:۱۱۴) اور ایسا ہی اس امت کی نسبت فرمایا کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ (اٰل عمران:۱۱۱) تو پھر کیونکر ہوسکتا تھا کہ حضرت موسیٰ کے خلیفوں کا چودہ سو برس تک سلسلہ ممتد ہوا اور اس جگہ صرف تیس برس تک خلافت کا خاتمہ ہوجاوے اور نیز جب کہ یہ امت خلافت کے انوار روحانی سے ہمیشہ کے لئے خالی ہے تو پھر آیت اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کے کیا معنی ہیں کوئی بیان تو کرے۔مثل مشہور ہے کہ اوخویشتن گم است کرا رہبری کند۔جب کہ اس امت کو ہمیشہ کے لئے اندھا رکھنا ہی منظور ہے اور اس مذہب کو مردہ رکھنا ہی مدنظر ہے تو پھر یہ کہنا کہ تم سب سے بہتر ہو اور لوگوں کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو کیا معنی رکھتا ہے۔کیا اندھا اندھے کو راہ دکھا سکتا ہے سوائے لوگو جو مسلمان کہلاتے ہو برائے خدا سوچو کہ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ ہمیشہ قیامت تک تم میں روحانی زندگی اور باطنی بینائی رہے گی۔اور غیر مذہب والے تم سے روشنی حاصل کریں گے اور یہ روحانی زندگی اور باطنی بینائی جو غیر مذہب والوں کو حق کی دعوت کرنے کے لئے اپنے اندر لیاقت رکھتی ہے یہی وہ چیز ہے جس کو دوسرے لفظوں میں خلافت کہتے ہیں پھر کیونکر کہتے ہو کہ خلافت صرف تیس برس تک ہو کر پھر زاویہ عدم میں مخفی ہوگئی۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔‘‘

(شہادۃ القرآن۔روحانی خزائن جلد 6 صفحہ: 355,354۔ایڈیشن 2008)

مشعلِ راہ

’’خلافت علیٰ منہاج النبوۃ‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 27 مئی کے دن کی اہمیت کے بارے میں بیان فرماتے ہیں:

’’پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ دن کوئی عام دن نہیں ہے۔ اس دن کی بڑی اہمیت ہے اور اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کو دیکھتے ہیں۔ امت مسلمہ کی اکثریت بڑی حسرت سے جماعت کی طرف دیکھتی ہے، بلکہ حسرت سے زیادہ حسد سے کہنا چاہئے دیکھتی ہے کہ ان میں خلافت قائم ہے اور اپنے میں یہ قائم کرنے کے لئے کئی دفعہ اپنی سی کوشش کر چکے ہیں اور کرتے رہتے ہیں لیکن ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کے واضح حکم اور ہدایت کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ جب مسیح موعود اور مہدی موعود کا ظہور ہوگا تو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی جانا پڑے تو اس کے پاس جانا (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المھدی حدیث نمبر 4084) اور میرا اسلام کہنا (مسند احمد بن حنبل مسند ابی ھریرہ جلد سوم صفحہ 182 حدیث نمبر 7957 بیروت 1998) پھر آپؐ نے نشانیاں بھی بتادیں کہ وہ پوری ہو جائیں تو سمجھنا کہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے۔ یہ نشانیاں آسمانی بھی ہیں اور زمینی بھی ہیں۔۔۔۔‘‘

حضور انور نے فرمایا:

’’۔۔۔اس دن کی اہمیت ہے اور اس کا اعلان آنحضرت ﷺ اپنی ایک پیشگوئی میں فرما چکے ہیں۔ گو معین تاریخ کیساتھ تو نہیں، لیکن آنے والے اپنے عاشقِ صادق اور مسیح موعود کی بعثت کا پہلے اعلان فرما کر اور پھر خلافت کا ذکر فرما کر آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس اس سے زیادہ کس چیز کی اہمیت ہو سکتی ہے جس کا آنحضرت ﷺ نے اعلان فرمایا ہو۔

آپ ﷺ کی ایک حدیث ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ’تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ جب چاہے گا، اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ پھر جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔‘ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث النعمان بن بشیر، حدیث نمبر 18596 عالم الکتب بیروت لبنان 1998)‘‘

حضور انور نے فرمایا:

’’پس خلافت احمدیہ بھی اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں خلافت راشدہ کا تسلسل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے دور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ایک مدت گزرنے کے بعد ختم ہونے کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور دوسرے دَور کی خلافت کی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ہمیشہ جاری رہنے کی خوشخبری عطا فرمائی۔ لیکن کن لوگوں کو؟ یقیناً ان لوگوں کو جو خلافت کیساتھ جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ عمل صالح کرنے والے ہیں۔ عبادتوں میں بڑھنے والے ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں لیکن چونکہ خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوتے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی تقدیر ان کو جماعت سے باہر کروا دیتی ہے۔ دنیا داری کی خاطر وہ جماعت احمدیہ سے یا تو ویسے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں یا خود ہی علیحدگی کا اعلان کر دیتے ہیں۔ لیکن کیا کبھی ایسے لوگوں کے چلے جانے سے جماعت احمدیہ کی ترقی میں فرق پڑا؟ کبھی روک پڑی؟ ایک کے جانے سے اللہ تعالیٰ ایک جماعت مہیا فرما دیتا ہے۔ خشک ٹہنیاں کاٹی جاتی ہیں تو ہری اور سرسبز ٹہنیاں پہلے سے زیادہ پھوٹتی ہیں۔ پس چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خلافت کے نظام کو اب جاری رکھنا ہے اس لئے اس کی تراش خراش اور نگہداشت کا کام بھی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سب سے پیارے انسان اور نبی کی پیشگوئی کا پاس نہ کرے یقیناً یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوتی چلی جائے گی۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 14 جون 2013 تا 20 جون 2013۔ صفحہ 6، 7)

’’کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع‘‘

خدا تعالیٰ آئے دن نئے سے نئے رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے نشان ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔ آپؑ نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں جو 1908ء میں شائع ہوئی تحریر فرمایا:

’’اب تک کئی ہزار خدا تعالیٰ کے نشان میرے ہاتھ پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ زمین نے بھی میرے لئے نشان دکھلائے اور آسمان نے بھی۔ اور دوستوں میں بھی ظاہر ہوئے اور دشمنوں میں بھی جن کے کئی لاکھ انسان گواہ ہیں۔ اور ان نشانوں کو اگر تفصیلاً جدا جدا شمار کیا جائے تو قریباً وہ سارے نشان دس لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ: 148، ایڈیشن 2008)

آپؑ کی بعثت کے وقت تثلیث کا عقیدہ جس زور سے پھیل رہا تھا اس کو دیکھتے ہوئے تو عیسائی اکابرین چند سالوں میں خانہ کعبہ پر تثلیث کا جھنڈا لہرانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اس کے مقابل پر جو دین اسلام کی حالت تھی وہ درج ذیل اشعار اور اقتباس سے واضح ہو جاتی ہے۔

1۔ پھر یورشیں ہیں ہم پہ یہود و ہنود کی پھر درپئے ستم ہیں یہ کفار آیئے
گھیرا ہوا ہے قوم کو فسق و فجور نے مٹنے کو اب ہیں دین کے آثار آیئے

(سید اثر فدا بخاری، معارف اسلام، صاحب الزمانؑ صفحہ 36)

2۔ مولانا الطاف حسین حالی نے 1879ء میں لکھا:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی اک اسلام کا رہ گیا نام باقی
صدا، اور ہے بلبل نغمہ خواں کی کوئی دم میں رحلت ہے اب گلستان کی

مولانا ابوالکلام آزاد:

’’آج دنیا پھر تاریک ہے۔ وہ روشنی کے لئے پھر تشنہ ہے۔۔۔۔ جو تاریکی چھٹی صدی عیسوی میں جہالت نے پھیلائی جبکہ اسلام کا ظہور ہوا ویسی ہی تاریکی آج تہذیب و تمدن کے نام سے پھیلی ہوئی ہے۔۔۔۔ شیطان کا تخت اس عظمت اور دبدبہ سے کبھی بھی زمین کی سطح پر نہ بچھایا گیا تھا۔ جیسا کہ اب قائم و مسلط ہے۔‘‘

(بحوالہ صداقت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ مولانا جلال الدین صاحب صفحہ 19۔20)

3۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے اے میرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار
کشتیٔ اسلام بے لطفِ خدا، اب غرق ہے اے جنوں کچھ کام کر، بیکار ہیں عقلوں کے وار
یا الٰہی ! فضل کر اسلام پر اور خود بچا اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی، آ مرے اے ناخدا آ گئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن
تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو ورنہ دیں میّت ہے اور یہ دن ہیں دفنانے کے دن

حضرت امام مہدیؑ کی آمد کا ایک خاص مقصد آنحضرت ﷺ نے صلیبی عقائد کو پاش پاش کرنا قرار دیا تھا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنے اس مشن کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی خوبی سے ادا کیا کہ تثلیثی عقائد کی ترقی نہ صرف رک گئی بلکہ ایک نہ ختم ہونے والا تثلیث کے تنزل کا سلسلہ آپؑ کی آمد سے شروع ہوا جو آئے دن ایک نئے رنگ میں شکست کی نئی سے نئی داستان رقم کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور تثلیث کے علمداروں کو اس عقیدہ کو آخر چرچ کی چار دیواری میں پناہ دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ یہ چار دیوری بھی اس عقیدہ کو سہارا نہ دے سکی، چرچ کو آباد کرنے کے لئے موسیقی کے علاوہ اور کئی طرح کے دنیاوی سہارے ڈھونڈے گئے۔ مگر ہر سہارا ہی ’’ڈوبتے کو تنکے کے سہارا‘‘ کا مصداق ہی ثابت ہوا۔

اب اہل دانش اس عقیدہ سے اس قدر بیزار ہو چکے ہیں کہ چرچ کا رخ کرنا ہی چھوڑ دیا۔ خاکسار نے جرمن زبان کے ایک اخبار میں اس عقیدہ کی شکشت فاش کی ایک اور تصویر دیکھی جس پر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر دل خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گانے لگا۔ وہ خبر قارئین کی خدمت میں بھی پیش ہے۔

جرمن زبان کا اخبار Groß-Gerauer Echo اپنی 11 مئی 2015 کی اشاعت میں صفحہ 28 پر لکھتا ہے۔

’’چرچ پہیوں پر‘‘ ایک پادری Frank Meckelburg نامی نے اپنے چرچ کو کار کے پیچھے سامان شفٹ کرنے والی واگن میں بنا لیا۔ اس واگن کو ایک چرچ کا ٹاور بھی لگا لیا اور اس کے اوپر لکھا ہے Mobile Kirche یعنی موبائل چرچ۔ اس طریق کو اختیار کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ لوگ اب چرچ آنا چھوڑ گئے ہیں اس لئے اس طرح چرچ جہاں لوگ ہوں گے وہاں ان کے پاس جائے گا۔ اور جرمن زبان میں لکھا ہے

Wenn der Mensch nicht zur Kirche kommt, kommt die Kirche zum Menschen.

بقیہ صفحہ نمبر 4 کالم 1

جلسہ سالانہ کے قیام کی غرض و غایت

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ کی غرض و غایت و اہمیت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی بُرہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر یک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کیلئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویّہ تاریخ مقرر پر حاضر ہو سکیں سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ ؍دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو **حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اِس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں** اور نیز اُن دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے ان کی خشکی اور اجنبیّت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت احباب کیلئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کیلئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلادقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا اور بہتر ہوگا کہ جو صاحب احباب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تا کہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کیلئے اپنی آئندہ زندگی کیلئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا اپنی حد اختیار سے باہر ہو جائے۔ اور اب جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا۔ اِس جلسہ پر جس قدر احباب محض لِلّٰہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین‘‘

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد ۴، صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۳۔ ایڈیشن 2008)

اسی طرح فرمایا:

’’۔۔۔ **اس جلسہ کے اغراض میں بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں** اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔۔۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۴۰، ۳۴۱)

’’۔۔۔ **اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔** یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔۔۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۴۱)

’’سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف میں اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔۔۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

دسمبر ۱۸۹۹ء کے جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:

’’ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور نہ آنے سے ذرا بھی اکتائیں۔‘‘

اور فرمایا:

’’جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اُس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شرک میں مُبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے، تو ہمارے مُہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہیے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سُنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یُوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں، یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے اُن کے دلوں میں ڈالا ہے کہ اُن کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۰۱۔ ایڈیشن 2003۔ انڈیا)

اسی طرح فرمایا:

’’۔۔۔ **اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔۔۔۔‘‘**

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد ۶، صفحہ ۳۹۴۔ ایڈیشن 2008)

Vol. 20 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 04
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel: 069-50688652, Email: akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

تبلیغی رپورٹ عربی ڈیسک

جماعت جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں:۔

☆ مؤرخہ 3 اپریل بروز جمعۃ المبارک چار عرب مہمان نماز جمعہ کے لئے جامعہ احمدیہ تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ سنایا گیا۔ ان میں سے ایک دوست کے بھائی سیریا میں مفتی سلسلہ بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ سے بہت متاثر ہوئے. اور کہنے لگے کہ یہ جو امام صاحب ہیں انکا چہرہ بہت نورانی ہے. خاکسار نے اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کا تعارف کروایا۔ اس پر کہنے لگے کہ میں جماعت احمدیہ کے تقریباً تمام عقائد سے متفق ہوں لیکن کیا بیعت کرنا ضروری ہے۔ خاکسار نے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اہمیت احادیث کی روشنی میں انکے سامنے پیش کی جس پر وہ خاموش ہو گئے اور جاتے ہوئے کہنے لگے کہ میں ہر جمعہ آپ کے ساتھ ہی ادا کروں گا اور حسب وعدہ چاروں دوست اگلے جمعہ کو بھی تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ بھی سنا اور بعد میں بعض جماعتی عقائد کے بارہ میں بات ہوئی۔ ان چاروں احباب سے مستقل رابطہ ہے. اور جلسہ سالانہ جرمنی پر بھی آنے کا وعدہ کیا ہے۔

☆ مؤرخہ 12 اپریل 2015 بروز اتوار Pforzheim شہر میں قریب کے شہروں سے زیر تبلیغ عربوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی گئی۔ مختلف جماعتوں سے تقریباً 30 افراد نے شرکت کی۔ ان میں سے بعض زیر تبلیغ دوست ہیں۔ جن سے مختلف اوقات میں تبلیغی میٹنگز ہو چکی ہیں. ان کے علاوہ تین نومبائع عرب احمدی بھی شریک ہوئے۔ پروگرام خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا. دو تبلیغی نشستیں ہوئیں جو تقریباً چار گھنٹوں تک جاری رہیں. سامعین نے جماعت کے عقائد میں بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ وفات مسیح, ختم نبوت, دجال اور امام مہدی کے ظہور اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں تفصیلاً جماعتی عقائد بتانے کا موقع ملا۔ بہت سے دوستوں کی طرف سے سوالات بھی کئے گئے. میٹنگ کے اختتام پر جماعتی لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔ اور جلسہ سالانہ کی دعوت بھی دی گئی.۔

☆ مؤرخہ 16 اپریل کو جماعت Pfungstadt میں تبلیغی میٹنگ ہوئی۔ تقریباً دو گھنٹے تک میٹنگ جاری رہی۔ تین عرب مہمانوں سے تعارف ہوا۔ تینوں کو جلسہ سالانہ کی دعوت دی گئی۔

☆ مؤرخہ 19 اپریل بروز اتوار کو Kassel شہر میں تبلیغی میٹنگ ہوئی۔ جس میں 19 عرب مہمانوں نے شرکت کی۔ دو تبلیغی نشستیں ہوئیں۔ جو تقریباً تین گھنٹوں تک جاری رہیں۔ تقریباً تمام مہمانوں کو اس سے قبل جماعت کا تعارف تھا۔ اس لئے سوالات و جوابات کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ ان میں سے بعض دوست جماعت کے کافی قریب ہیں۔. ایک مہمان میٹنگ کے اختتام پر بولے خدا کی قسم! دجال اور اس کے گدھے کی حقیقت جو آج سنی ہے وہ کبھی پہلے نہیں سنی۔ یہ تمام باتیں حقیقت کے بہت قریب ہیں. واقعی دجال یہی اقوام ہی ہیں۔

☆ مؤرخہ 24 اپریل بروز جمعۃ المبارک تین عرب مہمان جامعہ احمدیہ جرمنی تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سنایا گیا. اس کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تبلیغی میٹنگ ہوئی جس میں مہمانوں کی طرف سے کئے گئے سوالات کے جوابات دیئے گئے. جماعت کا تعارف پیش کیا گیا. تینوں مہمانوں کو جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت بھی دی گئی۔

☆ مؤرخہ 3 مئی بروز اتوار کو خاکسار اور مکرم مازن عکلہ صاحب کو شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے Buxtehude شہر میں عربوں کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ اس میٹنگ میں 11 غیر از جماعت اور ایک نومبائع نے شرکت کی۔ تقریباً تین گھنٹے سوالات و جوابات جاری رہے اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بیعت بھی ہوئی۔ ان سیرین نوجوان سے تقریباً اس سے قبل چار میٹنگز ہو چکی ہیں. حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی اور اسلامی اصول کی فلاسفی, اور دیگر جماعتی لٹریچر کا اچھی طرح مطالعہ کر چکے ہیں. اور اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھ کر بہت زیادہ متاثر ہوئے. میٹنگ کے اختتام پر ان سے بیعت کے بارہ میں پوچھا تو کہنے لگے. بیعت وغیرہ میں نے نہیں کرنی لیکن میں حضرت میرزا غلام احمد صاحبؑ کو امام مہدی مانتا ہوں. اور ختم نبوت کے بارہ میں جماعت کے مؤقف کی تائید کرتا ہوں. میں دوسروں کو بھی تبلیغ کروں گا. لیکن بیعت کی ضرورت نہیں سمجھتا. ہم نے بیعت کی اہمیت کے بارہ میں تھوڑا سا ان کو بتایا۔ آخر پر بیعت فارم لے کر گھر چلے گئے۔ اگلے دن massage کیا کہ میں نے بیعت فارم پر کر دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہو گیا ہوں۔ کہنے لگے کہ میں نے گھر جا کر بہت سوچا دل مطمئن نہیں تھا۔ کافی دیر تک سوچتا رہا۔ بار بار یہی خیال آتا کہ احمدیت کے بارہ میں جب کوئی ایک بھی اعتراض باقی نہیں رہا تو بیعت میں تردد کیسا!؟ قلم اٹھایا اور بیعت فارم پر کر دیا. اور اس کے بعد نیند آئی۔ ان کے خاندان میں پہلے بھی احمدی ہیں۔ لیکن بقول ان کے سیریا میں ان کا بہت مذاق اڑاتے تھے۔ ان کا نام ''نمر ابو ہادی'' ہے. خدا کے فضل سے اب اپنے دوسرے دوستوں کو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ اور خاکسار اور مازن عکلہ صاحب سے مسلسل رابطہ میں ہیں۔

☆ مؤرخہ 7 مئی بروز جمعۃ المبارک Mönchengladbach جانے کا موقع ملا. پانچ غیر از جماعت عربوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا. جماعتی لٹریچر بھی دیا گیا. اور سب کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی. دو نومبائعین سے بھی ملنے کا موقع ملا. ان میں سے ایک سیریا سے نئے آئے ہیں. جماعت کے بارہ میں انہیں تفصیل سے بتایا گیا. اور قریب کے نماز سینٹر پر انہیں لے گئے۔ اور جماعت کے احباب سے بھی ان کا تعارف بھی کروایا گیا۔

☆ مؤرخہ 9 مئی بروز اتوار کو München جانے کا موقع ملا۔ تین زیر تبلیغ سیرین فیملیز سے ان کے گھر ملاقات کی۔ تینوں فیملیز جو تقریباً پچیس (25) افراد پر مشتمل ہیں. جماعت کے کافی قریب ہیں۔ جلسہ پر آنے کا وعدہ کیا اور انہیں جماعت کا پیغام بھی پہنچایا گیا۔

(از مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب۔ مربی سلسلہ۔ انچارج عربی ڈیسک جماعت جرمنی)

بقیہ صفحہ نمبر 2 کالم 2 ترجمہ: جب انسان چرچ نہیں آتے تو چرچ انسانوں کے پاس جائے گا۔

اس ویگن میں سامعین کے بیٹھنے کے لئے کرسیاں بھی ساتھ رکھ لی گئی ہیں تا کہ تفریح کے مقامات پر جہاں لوگ کثرت سے جاتے ہیں، وہاں جا کر کرسیاں لگا دی جائیں شاید لوگ ستانے کیلئے ہی کرسیوں کا رخ کر لیں اور اس طرح ان کو تثلیث کا پیغام دیا جا سکے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

دیکھ لو وہ ساری باتیں کیسی پوری ہو گئیں　　جن کا ہونا تھا بعید از عقل و فہم و افتکار
اس زمانہ میں سوچو کہ میں کیا چیز تھا　　جس زمانہ میں براہین کا دیا اشتہار

خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے غلبہ اور تثلیث کی شکست کا جو سلسلہ حضرت مسیح موعودؑ کی مقدس زندگی میں شروع ہوا وہ خلافت احمدیت کی خدائی نصرت کے ساتھ ہر روز نئی سے نئی منازل طے کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تثلیث کو الوداع کہنے والوں کو جلد خلافت احمدیہ کے سایہ میں لا کر توحید کے علمبرداروں میں شامل کرے۔ آمین

(مکرم مبارک احمد تنویر صاحب۔ مربی سلسلہ)

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن　　اپنی تسکین جان کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں　　قلب تپاں کے لئے

جلسہ سالانہ جرمنی

مؤرخہ 5,6,7 جون 2015

خدا کے فضل کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جرمنی کا 40 واں جلسہ سالانہ مؤرخہ ۵ تا ۷ جون ۲۰۱۵ کو کارلسروئے میں منعقد ہو گا۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائیں گے۔ یہ روحانیت سے بھرپور، اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرنے کے دن ہیں۔ خدا تعالیٰ تمام شرکت کرنے والوں کو ان تین دنوں میں روحانی مائدے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اسی طرح ان تمام ناظرین کو بھی جو دنیا بھر میں mta کے ذریعے سے اس جلسہ میں شامل ہونگے۔ آمین